بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
REGD. No. L. 5254
فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم جمعہ
۸ شعبان ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱۰ /

جلد ۴۹/۱۴ ۔ ۵ تبلیغ ۱۳۳۹ ہش ۔ ۵ فروری سنہ ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۲۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب —

ربوہ ۴ فروری بوقت دس بجے صبح

رات آرام سے گزری۔ اس وقت بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں۔

یوگوسلاویہ کی طرف سے پاکستان کو فنی اور سائنسی تعاون کی پیشکش

آج دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے

کراچی ۴ فروری۔ پاکستان اور یوگوسلاویہ کے نئے تجارتی معاہدے پر آج کراچی میں دستخط ہو جائیں گے۔ یوگوسلاویہ کی طرف سے کہا گیا ہے کہ وہ پاکستان سے فنی اور سائنسی معاہدہ کرنے پر آمادہ ہے۔ اس امر کا انکشاف مسٹر بگولا منسف وزیر خزانہ یوگوسلاویہ نے کل کراچی کی ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ وزیر خزانہ نے کہا حکومت پاکستان فنی اور سائنسی تعاون کے لئے حکومت یوگوسلاویہ کی پیشکش پر غور کر رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ دونوں ملکوں میں ٹیکنیکل معاہدہ ہو جانے کے بعد ٹیکنیکل ماہرین بھیجے جائیں گے۔ فنی ماہروں کا تبادلہ کیا جائے گا تربیت کی غرض سے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو وظیفے دیئے جائیں گے۔ اور ایک دوسرے کے لئے سائنٹیفک عملہ بھیجا جائے گا۔ آپ نے کہا یوگوسلاویہ اس معاہدے کے تحت پاکستانی صنعت کاروں کو ایسے ٹیکنیکل طریقے بتائے گا۔ جن پر یوگوسلاویہ میں کامیابی سے عمل ہو چکا ہے۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ صدر ٹیٹو پاکستان کا دورہ کرنے والے ہیں۔ وہ خود اپنے دورے کی اثناء میں صدر محمد ایوب خان کو یوگوسلاویہ آنے کی دعوت دیں گے۔ اگرچہ صدر ٹیٹو کے دورہ پاکستان کی صحیح تاریخ معین نہیں ہوئی۔ لیکن خیال یہ ہے کہ وہ اسی سال کسی وقت پاکستان آئیں گے۔

"دارالسلام" کے احمدی میئر محترم شیخ امری عبیدی صاحب کا عزم تونس

مشرقی افریقہ کی طرف سے آل افریقین پیپلز کانفرنس میں شرکت

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے ہمارے مشرقی افریقہ کے مبلغ مکرم شیخ امری عبیدی صاحب حال ہی میں ٹانگانیکا کے دارالحکومت "دارالسلام" کے میئر منتخب ہوئے ہیں۔ اور آپ بفضلہ تعالیٰ پہلے افریقی مسلمان ہیں جنہیں یہ جلیل القدر اعزاز ملا ہے۔ اب یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ دارالسلام شہر کے میئر کی حیثیت سے آل افریقین پیپلز کانفرنس میں شرکت کے لئے دارالسلام سے تونس تشریف لے گئے ہیں۔ یہ کانفرنس ۲۵ جنوری سے شروع ہونی تھی۔ اور آپ نے اس میں شرکت کے بعد ۳ فروری کو دارالسلام واپس پہنچنا تھا۔

امید ہے آپ اس کانفرنس میں شرکت کے بعد تونس سے دارالسلام واپس پہنچ چکے ہوں گے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم امری عبیدی صاحب کو اپنے ملک اور اپنی قوم کی بیش از بیش خدمات کی توفیق بخشے اور اپنے مفوضہ فرائض کی ادائیگی میں وہ ہر طرح ان کا حامی و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ آمین اللّٰھم آمین (وکالت تبشیر)

مشرقی افریقہ سے مبلغین اسلام کی مراجعت

نیروبی (بذریعہ تار)۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل اور مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب مشرقی افریقہ میں تیرہ سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد معہ اہل و عیال پاکستان واپس تشریف لا رہے ہیں۔ یہ مبلغین انشاء اللہ ۹ فروری کو کراچی پہنچیں گے۔ مجلس خدام الاحمدیہ نیروبی کے قائد مکرم محمد یوسف نجم صاحب بھی ان کے ہمراہ پاکستان تشریف لا رہے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو بخیریت و عافیت منزل مقصود پر پہنچائے اور سفر و حضر میں ہر طرح ان کا حامی ہو۔ آمین

خوراک کی قلت رفع کرنے کی تین اہم تجاویز

راولپنڈی ۴ فروری۔ کل صبح لفٹننٹ جنرل محمد اعظم خان وزیر خوراک و زراعت اور مسٹر جان سی ولڈ لے مستقل نمائندہ عالمی بنک متعین پاکستان میں نوے منٹ تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ جس میں خوراک کی قلت پر قابو پانے کی تین تجاویز زیر بحث رہیں جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) سیم اور تھور کا سدباب (۲) مزید اراضی کو زیر کاشت لانا۔ اس میں بیراجوں کی اراضی بھی شامل ہے (۳) موجودہ قابل کاشت اراضی کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کرنا

صدر ایوب کا عزم کراچی

راولپنڈی ۴ فروری۔ صدر محمد ایوب خان ۵ فروری کو کراچی جا رہے ہیں۔ وزیر داخلہ لیفٹننٹ جنرل کے ایم شیخ اور وزیر اطلاعات مسٹر ذوالفقار علی بھٹو بھی آپ کے ہمراہ کراچی جائیں گے۔ راستہ میں وہ دو گھنٹہ کے لئے حیکب آباد ٹھہریں گے۔ کراچی میں سیٹو کے سکرٹری جنرل مسٹر سارا سن صدر ایوب سے ملیں گے۔ صدر پاکستان ۱۳ فروری کو راولپنڈی واپس پہنچ جائیں گے۔

پنڈت نہرو چو این لائی سے ملنے پر آمادہ نہیں

برلن ۴ فروری۔ پنڈت نہرو نے ایک جرمن اخبار کے نامہ نگار کو بتایا ہے۔ کہ وہ ابھی کمیونسٹ چین کے وزیر اعظم چو این لائی سے ملنے کو تیار نہیں پنڈت نہرو نے کہا کہ چین نے سرحدی مسئلہ پر جو رویہ اختیار کر رکھا ہے وہ بات چیت کی بنیاد نہیں بن سکتا

ولادت

ہمارے مخلص احمدی دوست مسٹر حسین محمد جعفر صاحب کیپ ٹاؤن کو خدا تعالیٰ نے ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ لڑکی کا نام عابدہ رکھا گیا ہے۔ جملہ افراد جماعت اور بزرگان سلسلہ سے نومولود کی درازیٔ عمر نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکالت تبشیر)

— رنگون ۴ فروری برما میں عام انتخابات ہفتہ کے روز ہوں گے۔ اس طرح ۱۵ ماہ کے بعد ملک میں پارلیمانی حکومت بحال ہو جائے گی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۵ فروری ۶۰ء

حقوق العباد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

انسان پر دو قسم کے حقوق ہیں۔ ایک تو اللہ کے دوسرے عباد کے۔ پہلے میں تو اسی وقت نقصان ہوتا ہے جب دیدہ دانستہ کسی امر اللہ کی مخالفت قولی یا عملی کی جائے مگر دوسرے حقوق کی نسبت بہت کچھ بچ بچ کے رہنے کا مقام ہے کئی چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جنہیں انسان بعض اوقات سمجھتا بھی نہیں ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے کہ دشمن پکار اٹھیں کہ گو یہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہیں ہم سے اچھے پنچ عملی الت کو ایسا درست رکھو کہ دشمن بھی تمہاری نیکی خدا ترسی اور اتقا کے قائل ہو جائیں یہ بھی رکھو کہ خدا تعالیٰ کی نظر قلب تک پہنچتی ہے پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔

جماعت احمدیہ اللہ کے نام پر کھڑی ہوئی ہے جس کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمام دنیا میں اسلام کا جھنڈا بلند کرے گی۔ یہ دعویٰ یونہی خیالی نہیں ہے بلکہ علیٰ وجہ البصیرت ہے۔ جو شخص جماعت میں داخل ہوتا ہے وہ یہ سوچ سمجھ کر داخل ہوتا ہے کہ وہ اپنے کندھوں پر ایک نہایت ذمہ داری کا بوجھ لا رہا ہے اور وہ دنیا کے مقابلہ میں دین کو مقدم رکھے گا۔ یہ بات ہمارے لئے باعث فخر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اپنے کام کے لئے اس زمانہ میں منتخب کیا ہے۔ اس لئے جہاں ہمارا یہ فرض ہے کہ حقوق کو کما حقہ ادا کریں اس طرح حقوق العباد میں بھی دوسروں کے سامنے ایک معیاری نمونہ پیش کریں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دوسری جگہ فرمایا ہے:۔

میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہے اور میں نماز میں مصروف ہوں میرے کان میں اس کی آواز پہونچ جائے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں۔ اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔

ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ستر پچھتر برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لیکر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا۔ اور ثواب سے بھی محروم رہا۔" (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۱۸)

یہ نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں ہماری آنکھوں کے سامنے رکھا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کہلانے والے سے یہ توقع کرنا بے جا نہیں ہے کہ وہ حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کو بھی اس طرح ادا کرے گا کہ خود اس کا وجود بغیر کلام کے دوسروں کے لئے تبلیغ اسلام کا بولتا ہوا ذریعہ بن جائے۔

جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جا بجا اپنی تصنیفات میں واضح فرمایا ہے حقیقی اور صحیح اسلام حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہی کا نام ہے۔ اس دنیا میں ہم اللہ تعالیٰ کو اور دوسرے انسانوں کو اپنے مسلمان ہونے کا اس طرح ثبوت دے سکتے ہیں کہ جو عبادتیں اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہیں اور جو احکام اس نے اپنی پہچان اور اپنے قرب حاصل کرنے کے لئے ہم کو دئے ہیں ہم خلوص دل سے ان کی پابندی کریں اور جو قوانین اور ہدایات اس نے اپنے دوسرے بندوں کے ساتھ سلوک کرنے کی ہم کو عطا کی ہیں ان کو پوری طرح نگاہ میں رکھیں۔

اسلام کوئی خیالی دین نہیں ہے اس میں رہبانیت کا کوئی مقام نہیں ہے۔ اسلام کے اصول ہماری دنیاوی معاملات ہی کو تقوےٰ اور نیکی سے بجا لانے کے لئے ہیں اگر ہم ترک دنیا کرکے پہاڑوں کی غاروں میں یا جنگلوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں دن رات مصروف رہیں اور حقوق العباد جو ہمارے ذمہ ہیں ان کو ادا نہ کریں اور عام انسانی زندگی سے گریز کریں تو ایسی عبادت کی اسلام میں کوئی قدر نہیں ہے اور نہ یہ اللہ تعالیٰ ہی پسند کرتا ہے۔ اسلام اس دنیا کو ایک امتحان گاہ سمجھتا ہے اور تقوےٰ اور نیکی عملی چیزیں ہیں جن کو دنیا کے عام کاروبار میں زیر عمل لایا جانا چاہیئے اگر ہم ایسا نہیں کرتے اور دنیا کے کاروبار میں تقوےٰ اور نیکی کو ملحوظ نہیں رکھتے تو خواہ ہم رات دن نمازوں میں مصروف رہیں اور خواہ ہم بارہ مہینے روزہ دار رہیں ہمیں ایسی نمازیں اور ایسے روزے کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔ ہماری عبادات کے جوہر تو عام روزانہ زندگی ہی میں کھلتے ہیں۔ اگر ہم دوسرے انسانوں سے تقویٰ اور نیکی کا سلوک نہیں کرتے۔ ان سے ہمدردی نہیں رکھتے۔ بلکہ الٹا ان سے برا سلوک کرتے ہیں اور ان کو فریب دے کر ان کے حقوق پامال کرتے ہیں تو ہماری دن رات کی عبادت ہرگز اللہ تعالیٰ کو نہیں پہنچتی بلکہ نعوذ باللہ ہماری عبادت شیطان کو پہنچتی ہے۔

جماعت احمدیہ جیسا کہ معلوم ہے اور جیسا کہ ہم نے شروع میں اشارہ کیا ہے دین کی اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہم پر کتنی ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ ہم اپنی دنیاوی مصروفیات میں اپنے اعمال سے دین کو نمایاں کریں۔ اگر ہم دیانت داری سے اپنے پیشوں کو نہیں نبھاتے اگر ہم اپنے کاروبار میں تقوےٰ کو چھوڑ دیتے ہیں تو ہم دوسروں کی نسبت نہ صرف زیادہ گنہگار بنتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کی پیروی کرتے ہیں اور بجائے اس کے کہ ہم دنیا کے لئے رحمت بنیں ہم دنیا کے لئے زحمت بنتے ہیں۔ اور ہمارا احمدی ہونے کا دعوےٰ محض فریب ہے۔ محض دھوکا ہے۔

ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور حوالہ درج کرتے ہیں جس کو ہر احمدی کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

"سب کو ڈرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر قسم کے ہنزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کرکے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کرکے اس کے حضور میں آتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے۔ تو خدا تمام روکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے نکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں۔ ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا۔ کہ کوئی مویشی ان کو آکر کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈالدیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں ہر روز ذبح ہوتی ہیں اور ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پرس ہوتی ہے سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بے کار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی" (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۵۸)

اس حوالہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام (باقی صفحہ ۴ پر)

جماعت احمدیہ غانا کا پینتیسواں سالانہ اجتماع

ملک کے طول و عرض سے پانچ ہزار اشخاص کی شرکت

احباب جماعت کی طرف سے بیس ہزار روپیہ سے زائد کے نقد عطیہ جات

زائد از ۴۸ ہزار پونڈ کے بجٹ کی منظوری

از مکرم فضل الٰہی صاحب انوری بی۔ اے۔ بی ٹی واقف زندگی مقیم غانا۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

جماعت احمدیہ غانا کی ۳۵ ویں سالانہ کانفرنس حسب معمول جماعت احمدیہ کے مرکز سالٹ پانڈ میں ۳۱ دسمبر ۱۹۵۹ء سے شروع ہو کر ۲ جنوری ۱۹۶۰ء تک تین دن جاری رہی۔ اس کے انعقاد کا اعلان بذریعہ ریڈیو سرکار نشر کیا گیا تھا۔ چنانچہ ۳۰ دسمبر کی شام کو مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جو رات گئے تک جاری رہا۔ احمدی مردوں عورتوں اور بچوں سے بھری ہوئی لاریاں نعرہ ہائے تکبیر۔ درود۔ دعاؤں اور حمد و ثنا کے سریلے اور دلکش گیتوں کے درمیان جب دار التبلیغ میں آکر ٹھہرتیں۔ وہ ایک عجیب ایمان افروز نظارہ ہوتا۔ صبح تک ہزاروں کی تعداد میں فرزندان احمدیت سالٹ پانڈ میں وارد ہو چکے تھے۔

۳۰ دسمبر کی شام کو الحاج محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ غانا کی زیر صدارت جماعت کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں مختلف جماعتوں کے روسا۔ اکابر۔ مقامی اور مقامی مبلغین نے شرکت کی۔ یہ اجلاس ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک جاری رہا اور جماعت کی ترقی اصلاح و ارشاد اور تنظیم جیسے اہم امور کے علاوہ مبلغ ۴۸ ہزار ایک سو سینتالیس پونڈ ۸ شلنگ (قریباً ۶½ لاکھ روپے) کا آئندہ سال کا بجٹ منظور کیا گیا۔ جو گزشتہ سال کے بجٹ کی نسبت تیرہ ہزار چوہتر پونڈ ۴ شلنگ زیادہ ہے۔

اس کانفرنس کو کئی اعتبار سے پہلی کانفرنسوں سے امتیاز حاصل ہے۔ اول۔ یہ کہ اس میں احباب جماعت نے غیر معمولی تعداد میں شریک ہو کر سلسلہ کے ساتھ وابستگی۔ عقیدت اور اسلامی اخوت کا ثبوت دیا باوجود اس کے کہ ہر آنے والے شخص کو متواتر تین یا چار دن تک اپنی خورد و نوش کا اہتمام خود کرنا پڑتا ہے۔ اور اس کے لئے انہیں کھانے پکانے کے برتن اور اشیائے خوردنی بلکہ ایندھن تک اپنے ساتھ لانا پڑتا ہے پھر بھی وہ بڑی کثرت سے اور پورے جوش و خروش کے ساتھ شریک ہو کر نہ صرف یہ کہ آمد و رفت کے اخراجات اور رہائش کی صعوبات برداشت کرتے ہیں۔ بلکہ گراں قدر رقوم بطور عطیہ جات بھی دے جاتے ہیں۔ دوسرے اس موقعہ پر جو نقد رقوم موصول ہوئیں۔ ان کی مقدار گزشتہ سالوں کی نسبت دوگنی ہے۔ ڈیڑھ ہزار پونڈ (۲۰ ہزار روپیہ) کی مجموعی رقم میں سے ایک ہزار پونڈ سے زائد کی رقم ان چندہ جات پر مشتمل ہے۔ جو اس کانفرنس پر احباب نے پیش کی۔ پونے پانچ سو پونڈ کے قریب اکرا مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے جمع ہوئے۔ اس کے علاوہ مستورات کا ایک الگ اجلاس محترمہ اہلیہ صاحبہ الحاج مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی صدارت میں ہوا۔ اور ان کی تحریک پر خواتین نے دس پونڈ کی رقم بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے دی۔ کانفرنس کی روئداد مختصراً درج ذیل کی جاتی ہے۔

پہلا دن ۳۱ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز جمعرات

پہلا اجلاس

آج کا پہلا اجلاس حسب پروگرام صبح ساڑھے نو بجے بنیامین کیلسن کی زیر صدارت شروع ہوا۔ سب سے پہلے احمدی مدرسہ مسٹر یوسف ابراہیم نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعد ازاں آیرا کی جماعت نے اپنے علاقہ کے افریقن مبلغ مسٹر ابراہیم عبد اللہ کی قیادت میں عربی اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ جس کے بعد جماعت غانا کے امیر و مبلغ انچارج الحاج مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی افتتاحی تقریر ہوئی۔ محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ آج کا اجتماع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ آپ کے دعوئے ماموریت کے وقت جبکہ آپ کے ساتھ ایک بھی فرد نہ تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ اس درخت کو جو اس کے ہاتھ سے بویا گیا ہے بڑھائے گا حتٰی کہ اس کی شاخیں تمام دنیا میں پھیل جائیں گی۔ آج ہم اس دعوے کی صداقت کا عملی ثبوت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ آپ کا یہاں جمع ہونا اس امر کی بین شہادت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو فرمایا خدا تعالیٰ کے حکم اور اشارہ سے تھا۔ وہ شخص جسے اپنی بستی کے لوگ بھی جانتے نہ تھے آج آپ لوگ ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے اس کا نام سنتے ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام پکار اٹھتے ہیں۔ اور اس کے قائم کردہ سلسلہ کی کامیابی کے لئے شب و روز دعائیں کرتے ہیں۔

جماعت کی گزشتہ سال کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں نئے داخل ہونے والوں کی تعداد ۳۰۸۰ ہے۔ اس کے علاوہ غانا کے شمالی علاقہ میں جہاں تبلیغ کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ ایک مشن ہاؤس تعمیر کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح ملک کے دار الحکومت اکرا کے متعلق آپ نے فرمایا۔ گزشتہ اجتماع کے موقعہ پر احباب کو گورنمنٹ کی طرف سے جس قطعہ زمین کے حصول کی خوشخبری دی گئی تھی۔ وہاں اب خدا تعالیٰ کی توفیق سے مشن ہاؤس کی تعمیر شروع کر دی

وصیّت کی اہمیّت

از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

(۱) خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے۔ جیسا کہ یہ بھی دستور تھا۔ کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلاء تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائیگا۔ کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا ہے۔ اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام (وصیّت کا۔ ناقل) منافقوں پر بہت گراں گذرے گا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہونگی۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک آ رہے ہیں۔ اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دیگا۔ قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے۔ کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں۔ اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے اور میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ زمانہ قریب ہے۔ کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش! میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے تب آخری وقت میں کہیں گے ھٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

(الوصیت صفحہ ۳۳۔ ۳۴)

گئی ہے یہ مشن ہاؤس چھوٹے بڑے چار کروں اور ایک ہال پر مشتمل ہے اور غالب امید ہے کہ یہ عمارت فروری کے آخر تک پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گی۔ نیز آپ نے بتایا اس کے لئے ۱۸۰ پونڈ (۲۵۰۰ روپیہ) کا فرنیچر اور سامانِ آرائش خرید لیا گیا ہے اس عمارت کی تکمیل ہونے پر مشن ہاؤس جو کئی سالوں سے کرایہ کے مکان میں قائم ہے اس نئی عمارت میں منتقل ہو جائے گا۔

پھر آپ نے دوران سال میں مسٹر فشر کی سارٹ بانڈیں آمد کا ذکر کیا مسٹر فشر "ویسٹ افریقہ میں احمدیت" کے عنوان پر ایک کتاب لکھ رہے ہیں اور اس سلسلہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے وہ نائیجیریا سے ہوتے ہوئے غانا بھی آئے۔ سارٹ پانڈیں وہ پانچ دن ٹھہرے اور جماعت کے تعلیمی ادارے مسجد اور مشن ہاؤس کی عمارت دیکھنے کے علاوہ مشن کی رفتار ترقی اور مسائل کے متعلق تفصیلی گفتگو کی آپ نے یہ بھی بتایا کہ مرکز کی ہدایات کے ماتحت غانا میں قبرستان موصیان کے قیام کی تجویز زیر غور ہے۔ اس کے لئے ایک قطعہ اراضی جو سارٹ پانڈ سے کوئی پانچ میل دور ہے حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے زمین کے حصول میں بعض الجھنیں درپیش ہیں اور ان کے دور ہونے پر وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ نظام وصیت کے ماتحت قبرستان موصیان قائم کر دیا جائے گا اور ہر وہ نیک شخص جو اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ سے ۱/۳ حصہ تک سلسلہ کے لئے دے گا اس مقبرہ میں دفن ہو سکے گا۔

افتتاحی تقریر کے خاتمے پر آپ نے جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کو وسیع تر اور مضبوط تر کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں کرنے پر زور دیا۔

اس افتتاحی تقریر کے بعد پہلی تقریر محترم جناب مولوی محمد نسیم صاحب سیفی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کی تھی مگر وہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے نائیجیریا سے تشریف نہ لا سکے۔ چنانچہ علاقہ اشانٹی کے مبلغ انچارج مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے اپنی تقریر "اسلام اور مذہبی رواداری" کے موضوع پر شروع کی۔ آپ نے اسلام کی مذہبی رواداری کے متعلق صحیح پوزیشن واضح کرتے ہوئے بتایا کہ یہ عجیب بات ہے کہ جو مذہب سب سے زیادہ مذہبی رواداری کا حامی ہے اسے معاندین کی طرف سے غیر روادارانہ قرار دیا جاتا ہے اور جس سختی سے خدا کی وحدانیت پر زور دیتا اور بت پرستی کو بیخ و بن سے اکھاڑتا ہے اس کی نظیر اور کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی مگر اس کے باوجود وہ کہتا ہے کہ اے مسلمانو!

تم بت پرستوں کے بتوں کو بھی برا بھلا نہ کہو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے خدا کو برا بھلا کہنے لگ جائیں۔ مذہب کے معاملہ میں صبر اور برداشت کی یہ تعلیم ایسی ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے متعصب سے متعصب انسان بھی اسلام پر غیر رواداری کا الزام نہیں لگا سکتا۔ آپ نے اسلامی تاریخ میں سے ایسی کئی مثالیں پیش کیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح اس رواداری کی تعلیم کو عملی طور پر اپنایا گیا آپ نے بتایا کہ نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد اسلام کے متعلق تحقیق کرنے کی غرض سے مدینہ میں آیا۔ مسجد نبوی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے جب ان کی عبادت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے باہر جا کر عبادت کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا باہر جانے کی کیا ضرورت ہے یہ مسجد خدا تعالےٰ کی عبادت گاہ ہے۔ تم یہیں اپنی عبادت کر سکتے ہو۔ چنانچہ دنیا میں توحید کے قیام کے لئے بنائی جانے والی پہلی مسجد میں اہل تثلیث کو عبادت کرنے کی اجازت دی گئی۔ یہ ہے مذہبی رواداری جو اسلام اپنے متبعین کو سکھاتا ہے۔

آخر میں مکرم کلیم صاحب نے نجران کی عیسائی حکومت کے ساتھ مسلمانوں کے معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس میں مسلمانوں کی طرف سے پیش کردہ شرائط اور مراعات دشمنان اسلام کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں۔ اس معاہدہ میں یہ لکھا گیا تھا کہ اسلامی حکومت نجران کے لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کرے گی۔ عیسائیوں کے گرجے۔ ان کے پادری اور ان کے ساتھ وابستہ جائیدادیں بحال رہیں گی عیسائیوں کو اپنے طریق پر عبادت گذارنے کی کھلی آزادی ہو گی وغیرہ وغیرہ۔

اس اجلاس کی آخری تاریخ شمالی علاقہ کے الحاج یحییٰ نے اسلام اور جہاد کے موضوع پر کی۔ انہوں نے بتایا کہ جہاد کی ضرورت اسلام میں اب بھی اسی طرح ہے جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی مگر اس کی شکل بدل چکی ہے پہلے جہاد تلوار سے ہوتا تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے ساتھ جہاد مال اور جان کے ساتھ ہو گا۔ فاضل مقرر نے قرآنی آیات سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ فی زمانہ مال اور جان کے ساتھ جہاد کی ضرورت ہے۔

دوسرا اجلاس

نماز ظہر، عصر اور کھانے سے فراغت کے بعد دوسرے وقت کے اجلاس کی کارروائی محترم امیر صاحب کے صاحبزادے عزیزم نصیر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم شروع کی۔ پہلی تقریر اشانٹی سیکشن کے سیکرٹری مسٹر عبد الواحد عزیز نے کی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر بائیبل میں" کے موضوع پر تھی۔ آپ نے بتایا کہ انبیاء کے ذریعہ دنیا کی تعلیم کا سلسلہ اسی طرح جاری ہے جس طرح بچوں کی دنیاوی تعلیم شروع ہوتی ہے۔ بچے شروع میں چھوٹے سکولوں میں داخل ہوتے ہیں۔ پھر جوں جوں ان کی عقل بڑھتی چلی جاتی ہے ان کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ بھی زیادہ وسیع ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح دنیا کی روحانی تربیت کا حال ہے مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام جب دنیا میں آئے تو ان کے مخاطبین کی دماغی قابلیت اور نشوونما مکمل نہیں ہوئی تھی اس لئے وہ جو تعلیم لائے انہی کے معیار عقل و ذہانت کے مطابق تھی۔ مگر اس کے بعد ایک وقت آیا کہ دنیا کی سب قومیں اپنے اعلےٰ دماغی ارتقاء کو پہنچ گئیں تو ان کی روحانی تربیت کا کام بھی ایک اعلےٰ معلم اخلاق کے سپرد کیا گیا اور تعلیم بھی وہ دی گئی جو پہلی سب تعلیموں سے اعلےٰ۔ بلند پایہ اور زیادہ پر معارف تھی۔ مقرر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بائیبل میں بیان کردہ تشبیہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے ظہور کے بارے میں بائیبل کی متعدد پیشگوئیوں اور علامات کو بیان کیا اور بتایا کہ خود زمانہ کا تقاضا یہ تھا کہ ایک بہت بڑا نبی پیدا ہو۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام نبیوں کے سردار پیدا ہوئے۔ اسی وجہ سے آپ نے فرمایا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام و عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ بھی میری اتباع کرتے۔

دوسری تقریر برکٹ مشنری مسٹر یعقوب بن عیسےٰ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کی خبر بائیبل میں" کے موضوع پر کی اور بتایا کہ آج کیا مسلمان اور کیا عیسائی اپنے اپنے صحیفوں کی اخبار کے مطابق مسیح کی آمد ثانی کا انتظار کر رہے ہیں مگر جو آنے والا تھا وہ آچکا اور خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اسے پہچانا۔ آپ نے مسیح کی بعثت ثانیہ کے متعلق انجیل میں وارد شدہ پیشگوئیوں اور دیگر بیانات کو پڑھ کر سناتے ہوئے بتایا کہ مسیح کی آمد ثانی سے مراد امت اسلامیہ میں ایک ایسے شخص کا ظہور تھا جو پہلے مسیح سے مشابہت رکھتا ہو اور ایسا شخص حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے وجود میں ظاہر ہو چکا ہے۔ چار بجے یہ دوسرا اجلاس ختم ہوا۔

(باقی)

۲۰ فروری کا تاریخی دن

تحریک جدید کا نظام اُن الٰہی بشارتوں پر مبنی ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو سبز اشتہار کی صورت میں شائع فرمائیں اس لئے اس مبارک دن دفتر تحریک جدید کی طرف سے حضرت المصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی طرف سے ان خوش نصیب مجاہدین کی فہرست دعا کے لئے پیش حضور کی جائے گی جن کا چندہ اس سے قبل صد فیصدی ادا ہو چکا ہو گا۔ اس طریق سے اس دعائیہ فہرست میں شامل ہونا ہر مجاہد کا فرض ہے۔ فروری کے پہلے ہفتے میں ہی اس فرض سے سبکدوش ہونے کی سعی فرمائیے گا مبادا ہجوم افکار آپ کو اس سعادت سے محروم رکھے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نقد و نظر

درثمین اُردو مکمل سولہواں ایڈیشن

مکرم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان حال ربوہ نے درثمین اردو (مکمل) کا سولہواں ایڈیشن حال ہی میں شائع کیا ہے۔ ضخامت یکصد صفحات۔ قیمت صرف ۱۰/ آنے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقدس اور پاکیزہ منظوم کلام تزکیہ نفس تازگی ایمان اور تربیت و اصلاح کے لئے جس درجہ مفید اور مؤثر ہے اس کا ہر احمدی کو بخوبی علم ہے۔ احباب جماعت اور بالخصوص نوجوانوں کو کثرت کے ساتھ خرید نا اور اسے زیر مطالعہ رکھنا چاہیئے۔ پبلشر سے مندرجہ پتہ پر طلب فرمائیں۔

درخواست دعا

عاجزہ کے والد حضرت ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب جو صحابہ کرام میں سے ہیں ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت آپ کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(اُم زرتشت)

جلسہ سالانہ ـــــ چند تاثرات

(از مکرم عبدالجلیل صاحب عشرت بی اے (آنرز) لاہور)

حسب معمول اس دفعہ بھی ہمارا جلسہ اپنی روایتی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ خدا اور اسکے رسولؐ کے عاشق ہر سال اس للّٰہی جلسہ میں دور و نزدیک سے آکر جمع ہوتے ہیں۔ ہمارا جلسہ سالانہ چونکہ اجتماعی عبادت اور قال اللہ و قال الرسول سننے سنانے کے لئے منعقد ہوتا ہے۔ اس لئے یہ خاص برکات کا حامل ہوتا ہے۔ اس میں شامل ہونے والے جانتے ہیں کہ مرکز میں چند دن قیام کے بعد واپسی پر کئی دن تک روحانی لطف و سرور کا ایک نشہ سا چھایا رہتا ہے۔ نمازوں میں زیادہ خشوع خضوع میسر آتا ہے دعاؤں میں درد و سوز کی چاشنی ملتی ہے اور سجدوں میں رقت کی متاع بے بہا۔ اس جلسہ کو ختم ہوئے چند دن ہی گذرے ہیں دلوں میں جو روحانی نقوش ابھرتے تھے ابھی روشن ہیں۔ گداز قلب کے جو چند لمحے میسر آئے تھے وہ ابھی یاد ہیں :۔ ؎

نہ پوچھ اے ہمنشیں کیفیت صہبا کے افسانے
شراب بے خودی کے مجھکو ساغر یاد آتے ہیں

اڑسٹھ سال کے بعد جلسہ سالانہ کی تاریخیں اس دفعہ بامر مجبوری بدلنا پڑی تھیں جلسہ کے شروع ہونے سے ایک دن پہلے جب ہم ربوہ پہنچے تو ایک ہلکا سا احساس ہوا کہ شاید جلسہ کی تاریخوں کے التواء کی وجہ سے اس دفعہ شامل ہونے والوں کی تعداد کم ہو لیکن جلسہ کے پہلے اور پھر دوسرے دن دیکھتے ہی دیکھتے خدا کے نیک بندے جوق در جوق گذشتہ سالوں کی طرح آ پہنچے۔ اللھم زد فزد

۲۲ر جنوری کو جلسہ کے افتتاح سے پہلے ہزاروں احباب اپنے محبوب آقا کی زیارت کے لئے چشم براہ تھے حضور تشریف لائے لیکن حضور کی نقاہت اور ضعف کو دیکھ کر عشاق کی آنکھیں پر نم اور دل غمزدہ ہو گئے حضور نے زندگی بھر میں پہلی دفعہ لکھی ہوئی افتتاحی تقریر پڑھی۔ حضور کی آواز میں رقت تھی۔ حاضرین جلسہ بھی زار و قطار رو رہے تھے۔ حضور کی تقریر کا موضوع وہی تھا۔ جو ہمیشہ حضور کی زندگی کا نصب العین رہا ہے یعنی خدا تعالےٰ کے نام اور رسول کریم صلعم کے دین کو دنیا کے کونے کونے میں جلد از جلد پہنچانے کا عزم بالجزم۔ اللہ اللہ جسمانی کمزوری کا یہ حال اور عزم اتنا بلند! دوسرے دن حضور طبی مشورہ کے مطابق جلسہ میں تشریف نہ لائے۔ یہ بھی حضور کی زندگی میں پہلا موقع تھا۔ عشاق تڑپ رہے تھے برادرم ثاقب زیروی نے حضور کی صحت کے متعلق اشعار سوز میں ڈوبی ہوئی آواز میں سنائے انہوں نے تڑپا دیا۔ پھر خدا جزائے خیر دے مکرمی شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائی کورٹ کو کہ انہوں نے نہایت مبارک ساعت میں اور نہایت مؤثر الفاظ میں حضور کی صحت کے لئے اجتماعی دعا کرنے کے لئے تحریک کی۔ جب حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی اقتداء میں دعا ہوئی۔ تو ہر آنکھ پُر نم تھی۔ اور دعا کرنے والوں کی آہ و بکا کا یہ عالم تھا کہ دلدوز چیخوں کی آوازیں دور دور تک جاتی تھیں۔

تیسرے دن کے اجلاس اول میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے پہلی دفعہ تقریر فرمائی موضوع "ذکر حبیب" تھا۔ تحریر کے تو آپ بادشاہ ہیں۔ لیکن تقریر نے بھی وہ لطف دیا۔ کہ لفظ لفظ پر حاضرین سر دھنتے تھے۔ آپ نے ایسے دلکش اور پر کیف واقعات بیان کئے کہ دل کہتا تھا۔ کہ واقعی ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے:۔

تیسرے دن حضرت اقدس دوسرے وقت پر تشریف لائے۔ ضعف و نقاہت کا وہی عالم تھا۔ حاضرین کے دل بھرے ہوئے تھے تقریر پھر لکھی ہوئی تھی۔ موضوع وہی تھا کہ "خدا کے دین کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کا جھنڈا ساری دنیا میں بلند کرو۔ تقریر کے بعد مختصر لیکن پُر درد دعا ہوئی۔

میرا احساس ہے کہ حضور کی صحت کی کمزوری بہت تشویش کا موجب ہے۔ جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کے آگے جھک جائے اور اس سے حضور کی صحت عاجل و کامل کے لئے انتہائی درد و الحاح سے دعائیں کرے اور کرتا چلا جائے یہاں تک کہ ؎

اجابت از در حق بہر استقبال می آید

اس وقت کہ حضور بیمار ہیں۔ حضور کی بھرپور زندگی کے بڑے بڑے واقعات یاد آتے ہیں تو دل غم سے بھر جاتا ہے حضور کی عمر ۱۹ سال کی تھی۔ جب آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعش مبارک کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ عہد کیا تھا۔ کہ "اگر ساری جماعت اور سب لوگ حضور کو چھوڑ جائیں تب بھی میں وفاداری کے ساتھ حضور کے مشن کی اشاعت کرتا چلا جاؤنگا" پھر ۲۵ سال کی عمر میں خلافت کا بار گراں آپ کے کندھوں پر رکھا گیا۔ جماعت کے اکابر جماعت اور مرکز سے علیحدہ ہو گئے خزانے میں چند آنے رہ گئے لیکن اس اولوالعزم انسان کو ذرہ بھر گھبراہٹ نہ ہوئی۔ بڑے بڑے فتنے اٹھے۔ لیکن اس خدا کے شیر کے پائے استقلال متزلزل نہ ہوئے۔ جلسوں میں مسلسل چھ چھ گھنٹے بڑے بڑے علمی مسائل پر وہ وہ نکات بیان کئے کہ اپنے تو خیر، غیر بھی عش عش کر اٹھے۔ قرآن کریم کے علوم کے دریا بہا دئے۔ تفسیریں لکھیں درس دئے۔ جماعت کی تربیت کی نگرانی کی۔ ہزارہا تقریریں اور خطبے دئے۔ کتابیں لکھیں۔ شعر لکھے۔ ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے مبلغ بھیجے۔ جماعت کا مرکزی نظام قائم کیا۔ سکول کالج اور کئی علمی ادارے قائم کئے سیاست کے میدان میں بھی مسلمانان ہند کی راہنمائی فرمائی۔ کشمیر کی آزادی کے جہاد میں حصہ لیا۔ ۱۹۴۷ء کے قتل و غارت کے ایام میں قادیان سے جماعت کے ہزاروں افراد کو صحیح و سالم پاکستان پہنچایا۔ ربوہ شہر دیکھتے دیکھتے آباد کرا دیا۔ پھر دین کی خاطر اپنا قیمتی خون بھی دیا۔

جاننے والے جانتے ہیں کہ حضور کو اپنی جماعت کے تمام افراد کے ساتھ ایک دلی لگاؤ اور ذاتی تعلق ہے۔ ہر ایک کے خاندانی نجی حالات اور ذاتی معاملات کو جانتے ہیں۔ اور ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ مجھ سے حضور کو سب سے زیادہ تعلق اور محبت ہے۔ ہم میں سے کون ہے۔ جس پر حضور کے ذاتی احسان اور نوازشات نہیں۔ ایسے قیمتی وجود کو آج بیمار دیکھکر کون ہے جس کا دل بھر نہ آئے۔ آج ہم اس مقدس وجود کے گوناگوں فیوض سے محروم ہیں اور یہ ان وجودوں میں سے ایک وجود ہے۔ جو صدیوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔

ہمارا فرض ہے کہ دعائیں کریں۔ صدقے دیں اور اپنی سجدہ گاہوں کو رو رو کر تر کر دیں تاکہ خدا اپنے خاص اور بے پایاں رحم سے حضور کو دوبارہ صحت دے اور لمبی زندگی عطا کرے۔

رَبِّ اشْفِ اِمَامَنَا
اَنْتَ الشَّافِی۔ آمین

دعائے مغفرت

میری بڑی لڑکی عزیزہ امۃ الرحمان صاحبہ زوجہ مرزا احسان عالم بیگ صاحب منیجر انکم ٹیکس شیخوپورہ مورخہ ۲۸/۱/۶۰ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب وفات پا گئی۔

"انا للّٰہ وانا الیہ راجعون"۔

عزیزہ مرحومہ جماعت کے ساتھ بڑی اخلاص رکھنے والی تھیں اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ عزیزہ کا جنازہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے از راہ شفقت جمعہ کی نماز کے بعد پڑھایا۔ اور کندھا بھی دیا۔

جنازہ میں کثیر احباب نے حصہ لیا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ کے بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور عزیزہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

خاکسار مرزا نذیر علی کارکن سلسلہ عالیہ احمدیہ صدر انجمن ربوہ پاکستان۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

"یوم مصلح موعود"

احباب جماعت: ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کا دن سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک نہایت اہم دن ہے اس تاریخ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی جس کے پورا ہونے کے ہم سب زندہ گواہ ہیں

چونکہ ۲۰ر فروری قریب آ رہی ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے ابھی سے اپنے اپنے مقام پر "یوم مصلح موعود" منانے کی تیاری شروع کر دیں۔ اور تقاریر کے ذریعہ سے اپنوں اور دیگر احباب کو اس پیشگوئی کی سچائی اور عظمت سے واقف اور آگاہ کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

قوم کا عروج اور اخلاقی قدریں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے۔ "کسی قوم کے ادبار کا آغاز اس وقت ہوتا ہے جب اس قوم کا فرد اپنے مفاد کو قوم کے مفاد پر ترجیح دیتا ہے۔" اس قول میں قومی کردار اور اخلاق کا بہت بڑا اصول بیان کیا گیا ہے۔ تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے۔ کہ دنیا کی بڑی بڑی قومیں محض اس لئے تباہ و برباد ہوئیں۔ کہ ان کے افراد ذاتی اغراض اور ماحول میں ڈوب کر قوم اور ملک کے وسیع ترین مفاد کو بالکل بھول گئے۔ اور اس طرح بے شمار برائیاں پیدا ہوئیں۔

آزادی حاصل کر لینا شاید اتنا دشوار نہیں جس قدر کہ آزادی کو برقرار رکھنا۔ تاریخ اقوام عالم میں ایسی بے شمار مثالیں مل سکیں گی۔ کہ آزادی حاصل کرنے کے لئے ایک قوم نے ایسے سرفروشانہ کارنامے انجام دیئے جو اپنی مثال آپ تھے۔ ان کی دہشت اور ہیبت سے زمین و آسمان کانپ اٹھے۔ وہ طوفان کے مانند آئے اور آن واحد میں زمین پر پھیل گئے۔ ان میں سے بعض تو محض طوفان ہی تھے۔ ادھر سے آئے ادھر نکل گئے۔ ہنگامی طور پر تباہی پھیلا دی۔ لوٹ مار اور قتل و غارت کا بازار گرم کیا۔ اور پھر اس منظر سے غائب ہو گئے۔ ان میں اہلیت ہی نہ تھی۔ کہ وہ اس سرزمین پر اپنی فتوحات کا نظام رائج کر سکتے۔ پھر کچھ ایسے بھی تھے، جو فاتح بن کر حاکم بھی بن گئے۔ لیکن ان کا جوش و خروش مرور زمانہ سے ٹھنڈا پڑ گیا۔ اور وہ عیش و عشرت اور رنگ رلیوں میں مصروف ہو گئے۔ اور پھر دوسرا فاتح اٹھا۔ اور اس نے ان کی جگہ لے لی۔ یہ سلسلہ صدیوں تک چلتا رہا۔ فاتحین کے عروج و زوال سے تاریخیں اٹی پڑی ہیں لیکن مفتوحین کی زندگی پر روشنی ڈالنے کے لئے تاریخ نے ہمیشہ بخل سے کام لیا ہے۔ غلام قوم کی زندگی ہی کیا ہوتی ہے! جب غلام قوم اپنی جدوجہد سے آزادی حاصل کرتی ہے تو اس کی صحیح ملی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ اور جب آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے اس کا قومی کردار استوار ہو جائے تو وہی قوم دنیا کی عظیم قوموں میں شمار ہونے لگتی ہے۔

بارہ برس ہوئے پاکستان نے غلامی کی زنجیریں کاٹیں اور ملی زندگی کا نیا باب شروع کیا۔ لیکن اس مدت میں پاکستانی قوم کو جس نشیب و فراز سے ہو کر گزرنا پڑا ہے۔ وہ بڑی دلخراش داستان ہے۔ آزادی کے بعد ایسی کٹھن منزلیں آیا ہی کرتی ہیں۔ لیکن وہی قوم زندہ اور پائندہ رہتی ہے۔ جو ان تمام کٹھن مرحلوں کو طے کرے۔

آزمائش کے اس دور میں سے گزرنے کے بعد ہم نے ایک اور نیا باب شروع کیا ہے۔ جس میں ان تمام غلطیوں اور لغزشوں سے پاک ہونے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جو پچھلے بارہ برس میں ہم سے سرزد ہوتی رہی ہیں۔ آزادی کے لئے جو نصب العین ہم نے مقرر کیا تھا۔ وہ ان بارہ برس میں پورا نہ ہو سکا بلکہ ملی زندگی کے مختلف شعبوں میں تنزل اور تخریبی رجحانات پیدا ہو گئے

صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان نے آزادی کی بارھویں سالگرہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے چند ایسی باتیں کہی ہیں۔ جن پر ساری قوم کو غور کرنا ہو گا۔ انہوں نے کہا۔

"آزادی کی سالگرہ مناتے ہوئے ہم جس مسرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس دوران میں ہمیں اپنے سیاسی تنزل کے ان مہیب دنوں کو بھولنا نہیں چاہیئے۔ جب کہ ہم نے اپنی غفلت شعاری اور عیش و عشرت کے باعث آزادی کو کھو دیا اور ایک غیر ملکی طاقت ہم پر قابض ہو گئی۔ آزادی ایک تحفے کے مانند نہیں ہے۔ جو ہمیں بخش دیا جاتا ہے۔ اور جسے سنبھال کر رکھ چھوڑتے ہیں۔ آزادی تو ایک مسلسل جدوجہد کا نام ہے۔ کیونکہ اگر ہم اس دوڑ میں آگے نہ بڑھ سکے۔ تو پیچھے سے آنے والے ہمیں روندتے ہوئے آگے نکل جائیں گے۔ اور ہم قعر گمنامی میں سسک سسک کر دم توڑ دیں گے یہ حال بہت سے ملکوں کا ہوا ہے بخصوصیت سے بعض ایشیائی ممالک کا۔ وہ اپنے ماضی کی شاندار روایات کے خیال میں رنگ رلیاں مناتے رہے اور ترقی پسندانہ تصورات کا تازہ خون اپنی بے جان رگوں میں نہ دوڑا سکے۔"

ان چند سطور میں صدر پاکستان نے ملی زندگی کا سنہری اصول بیان کیا ہے۔ وہی قومیں زندہ رہتی ہیں۔ جو مسلسل جدوجہد کرتی ہیں۔ آزادی کے بعد محض ذاتی مفاد کے لئے زندہ رہنے کا مطلب ہے کہ وہ آزادی زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکے گی اور جو قوم اپنے آباؤ اجداد کے کارنامے یاد کر کے صرف استخوان فروشی سے کام لیتی ہے۔ اور خود میدان عمل میں جدوجہد سے بے نیاز ہو جاتی ہے اس کی بھی ملی زندگی "پادر ہوا" ہوتی ہے اور کوئی ایسی طاقت اسے آکر دبوچ لیتی ہے۔ جس میں عمل اور یقین کی قوتیں موجود ہوں۔

آگے چل کر صدر پاکستان نے کہا:-

"ان حالات میں ہمیں بھی سوچنا ہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔ اور کیا کر رہے ہیں؟ دنیا میں نیا سائنسی اور معاشرتی دور پیدا ہو رہا ہے۔ اس میں ہمارا حصہ کیا ہے۔ اور ہمیں کس حد تک اپنا قومی کردار پیش کرنا ہے۔ اور یہ بھی دیکھنا ہے کہ ہم کہاں تک اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہیں۔ ہمیں گذشتہ بارہ برسوں کا بھی جائزہ لینا ہے۔ کہ ہم نے کیا کچھ کیا؟ یہ ہیں وہ سوالات جن کا ہمیں جواب دینا ہو گا۔ کہ ہم نے پہلے کیا کیا اور اب کس امید اور ہمت سے ہم آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ لیکن امید اور ہمت بے معنی ہے۔ جب تک ہم اخلاقی اقدار کے ذریعے حقائق کو پیش نظر نہ رکھیں۔ اور پورے عزم کے ساتھ ان حقائق کو عملی صورت میں پیش نہ کریں۔"

اگر ہم دیانتداری سے ان سوالات پر غور کریں تو ہم میں سے بہت سے اصحاب کے سر ندامت سے جھک جائیں گے۔ آزادی حاصل کرنے کے بعد ہم نے کیا کیا؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جو بہت زیادہ وضاحت طلب ہے۔ لیکن اس کا اجمالی پہلو صرف یہ ہے۔ کہ ہم نے اخلاقی قدروں کے پہلو کو مطلق فراموش کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قومی کردار روز بروز تنزل کی طرف مائل رہا۔ اور ہم میں ایسی معاشرتی خرابیاں پیدا ہو گئیں جن سے ہمارے معاشرہ کو بہت زیادہ صدمہ پہنچا۔ اور قومی زندگی الجھنوں کا ایک مجموعہ بن کر رہ گئی۔ انفرادی جدوجہد خود غرضی کی حد سے آگے نہ بڑھ سکی۔ اور اجتماعی زندگی میں قومی کردار مفقود تھا۔ اس لئے ہم جس مقام سے آگے بڑھنا چاہتے تھے۔ اس سے ایک انچ بھی آگے کی طرف نہ بڑھ سکے۔ بلکہ قدم پیچھے کی طرف ہی ہٹتے گئے۔

صدر پاکستان نے اس کی مزید وضاحت کی۔ "اس میں شک نہیں کہ ماضی ہماری رگوں میں باقی رہتا ہے اور ہم مکمل طور پر اس سے نجات حاصل نہیں کر سکتے۔ ابھی کچھ وقت لگے گا۔ پیشتر اس کے کہ ہم اس الجھن سے بچ نکلیں۔ جو گمراہ کن قومی سرگرمیوں کے باعث پیدا ہوئی اور جس کی وجہ سے ایک طرف تو ملک میں بدعنوانی اور سازش کا وجود ظہور میں آیا اور دوسری طرف اخلاقی اقدار کا بالکل دیوالہ نکل گیا۔ لیکن ابتداء ہر وقت ہو سکتی ہے اور آج سے دس ماہ پہلے ہم نے ابتدا کی اور جب اس نئے دور کا ورق الٹا تو ہم نے قیادت کا ایک نیا رنگ پا لیا جس سے قومی کردار میں آہستہ آہستہ نئی چیزیں ابھر رہی ہیں۔"

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ نئے دور میں حالات نے ابھی پلٹا نہیں کھایا۔ دراصل وہ زمانہ ماضی کا شکار ہیں۔ ماضی میں ہمارے ساتھ جو کچھ ہوا۔ ان یادوں کو قبر سے اکھیڑ کر پھینک دینا کوئی آسان بات نہیں۔ یہ ایک نفسیاتی مسئلہ ہے کہ انسان اپنے ماضی کو جلدی سے فراموش نہیں کر سکتا۔ بعض اوقات ماضی تو سرمایہ حیات بن کر رہ جاتا ہے۔ لیکن ہم نے پچھلے بارہ برس میں جن تلخ تجربات کا سامنا کیا ہے۔ وہ اس قدر دلخراش اور حوصلہ شکن ہیں۔ کاش ہم انہیں ایک لمحہ میں بھلا سکتے۔ لیکن اس کا رد عمل موجودہ دور میں صرف اتنا ہوا ہے۔ کہ ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ جو کچھ ہونا ہے وہ چند لمحوں میں ہو جائے۔ لیکن اس سارے الجھے ہوئے تانے بانے کو درست کرنے کے لئے ایک مدت کی ضرورت ہے۔ اس دس مہینے کی مدت میں سمگلنگ کی بیخ کنی، چور بازاری کے انسداد، زرعی اصلاحات، بدکردار افسروں اور ملازموں کے محاسبہ اور مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلے میں جو کچھ ہوا ہے۔ وہ شاید مزید بارہ برس میں بھی ہونے نہ پاتا۔ اگر وہی دور رہتا اور وہی سیاست دان برسر اقتدار رہتے بہرحال ابھی بہت کم ہوا ہے۔ صدر پاکستان نے خوب کہا ہے۔ کہ ابھی تو آغاز ہے۔ اور آغاز میں ہم نے اس راز کو پا لیا ہے۔ کہ عوام کی قیادت کس رنگ میں ہونی چاہیئے۔

آخر میں صدر پاکستان نے قوم کو پائندہ بنانے کے لئے جو اصول بیان کیا ہے۔ وہ بالکل سادہ ہے۔ لیکن بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

آپ نے کہا:-

"میں اس امر سے آگاہ کرتا ہوں۔ کہ آنے والا دور ہم سے عزم اعلیٰ، محنت شاقہ اور یہاں سے اس ہمہ عظیم ترین اخلاقی اقدار کا مطالبہ کریگا۔ یہ ضروری نہیں کہ ہم سب ہیرو بن جائیں۔ اور نہ ہی یہ اصول قابل عمل ہے۔ ہمارے لئے تو صرف اتنا ہی کافی ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک تھوڑی بہت قربانی ضرور کرے۔ اور ذاتی دیانتداری، سچائی اور فرض کی بجا آوری کے سلسلے میں ڈھول نہ پیٹتا پھرے اور محض نمائش کے لئے یہ چیزیں نہ کرے۔ ہم اپنی قومی عظمت کا ڈھانچہ صرف اس صورت میں کھڑا کر سکتے ہیں جب ہمیں یقین ہو جائے کہ یہ عمارت صرف اخلاقی قدروں اور یقین محکم کی بنیادوں پر کھڑی ہے پورے جوش و خروش سے آگے بڑھنے والی قوموں کے لئے آزادی بہت حیرت انگیز مواقع پیدا کرتی ہے۔ اور آزادی سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ حقوق اور ذمہ داریوں سے قوم بام عروج پر پہنچ جاتی ہے اور ان دونوں چیزوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔"

صدر پاکستان نے ان لوگوں کی طرف اشارہ کیا ہے جنہوں نے پاکستان کے قیام کے بعد یہ سمجھ لیا تھا۔ کہ آزادی حاصل ہو گئی ہے۔ اب انہیں انعام و اکرام سے لاد دیا جائے۔ انہوں نے آزادی کے وقت جو تھوڑی بہت قربانی دی ہے۔ اس کا صلہ انہیں مل جائے اور وہ عیش و عشرت سے زندگی بسر کریں وہ یہ بات بھول ہی گئے کہ انعام حاصل کرنے سے ان پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ اگر ہم سے ہر ایک اس اصول پر کاربند ہو جائے کہ اسے نسبتاً "تھوڑی بہت قربانی دینا ہو گی۔" تو یقیناً نیا دور ہماری ملی زندگی کیلئے بہت بڑا پیغام لائیگا۔ اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہم اپنے دل و دماغ میں اخلاقی قدروں کے لئے زمین ہموار نہیں کرتے۔ یہ وہ قدریں ہیں جن کی بنا پر فرد اور قوم دونوں سرخرو ہو کر نئی زندگی کا آغاز کرتے ہیں۔ جب سارا ملک خوشحال ہو چپے چپے میں صنعتی اور زرعی زندگی کا [illegible] نظر آئے۔ تو اس کے بعد ہر

شخص انعام و اکرام سے مالا مال ہو سکتا ہے۔ لیکن انعام و اکرام کا جائزہ خود غرضی کی حدود سے بہت دور ہے۔ وہ لوگ جو ملک کی خدمت قربانی کر کے یا انعام کے لالچ میں کوئی قدم اٹھا کر اپنی ذمہ داری کا مظاہرہ کریں گے وہ ملک کے لئے مفید نہیں ہو سکتے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہم ملک کے لئے بے لوث خدمات سرانجام دیں اور اپنی اپنی جگہ ایثار اور قربانی کے جذبے کا مظاہرہ کر کے اپنی اخلاقی قوتوں کو بروئے کار لائیں۔ [illegible] ہماری نئی زندگی [illegible]

کشمیر کے بارے میں پاکستان کا موقف بالکل واضح ہے

اقوام متحدہ میں پاکستانی مندوب پرنس علی خاں کی تقریر

نیویارک ۳ فروری۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب شہزادہ علی خاں نے کہا ہے کہ بھارت اور پاکستان ایک دوسرے کے لئے بے حد اہمیت رکھتے ہیں اور فوجی زاویہ نگاہ سے یہ اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ آپ نے کہا دونوں ملکوں کے سامنے کشمیر سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ جسے ہر حالت میں حل ہوجانا چاہیئے۔

شہزادہ علی خاں ٹیلی ویژن پروگرام میں حصہ لے رہے تھے۔ آپ نے کہا کشمیر کے بارے میں پاکستان کا موقف انصاف پر مبنی ہے اور بالکل واضح ہے . . . .

. . . .

. . . . . ہماری یہ خواہش نہیں کہ کشمیر ہمیں تحفے کے طور پر دے دیا جائے ہم کسی سے یہ التماس بھی نہیں کرنا چاہتے کہ وہ ہمیں کشمیر کا عطیہ دے۔ پاکستان صرف یہ چاہتا ہے کہ چالیس لاکھ کشمیریوں کو رائے کے آزادانہ اظہار کا موقع دیا جائے کہ وہ پاکستان اور بھارت میں سے کس میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ آپ نے کہا پاکستان اس کے سوا کچھ بھی نہیں چاہتا۔

جو شخص شہزادہ علی خاں سے سوالات کر رہا تھا اس نے ایک موقع پر کہا کہ بھارت نے پاکستان کے دونوں حصوں کو ایک دوسرے سے ہی دونوں ملکوں میں سخت اختلافات موجود تھے۔ شہزادہ علی خاں نے ان اختلافات کا اعتراف کیا اور کہا اس لحاظ سے وہ بدقسمت ہیں۔ آپ نے کہا اگر مسئلہ کشمیر حل ہو جائے تو دونوں میں غلط فہمی باقی رہنے کا کوئی امکان نہیں رہتا . . . .

. . . .

. . . . میرا خیال ہے دونوں ملک ایک دوسرے کے لئے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اور فوجی زاویہ نگاہ سے یہ اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ آپ نے کہا دونوں ملکوں نے کئی مسائل حل کرلئے ہیں اور وہ کئی دوسرے مسائل حل کرنے میں مصروف ہیں۔ جہاں تک نہری پانی کے جھگڑے کا تعلق ہے عالمی بنک کی امداد سے اسے نپٹایا جا رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ مسئلہ جلد حل ہو جائے گا اس کے بعد صرف کشمیر متنازعہ مسئلہ رہ جائے گا جو دونوں ملکوں کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ یقیناً اس مسئلہ کو حل ہو جانا چاہیئے۔ اگر کشمیری عوام بھارت میں شامل ہونے کے خواہاں ہوں تو اس کے لئے انہیں سہولتیں پہنچانی چاہئیں۔

جسمانی تربیت کو لازمی مضمون قرار دینے کی سفارش

لاہور ۳ فروری۔ جسمانی تربیت اور صحت کی تعلیم سے متعلق کانفرنس نے سفارش کی ہے کہ جسمانی تربیت کو ایک مضمون کے طور پر تمام تعلیمی اداروں میں لازمی قرار دیا جائے۔

بریگیڈیر ایم شریف ڈائریکٹر جنرل صحت حکومت پاکستان نے کل لاہور میں فزیکل اینڈ ہیلتھ ایجوکیشن کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے تمام تعلیمی اداروں پر زور دیا کہ وہ ایک صحت مند قوم کی تعمیر کی کوشش کریں۔ آپ نے کہا کہ تمام قومی مساعی کا مقصد حصول صحت ہونا چاہیئے کیونکہ ایک صحت مند قوم ہی زندہ رہنے، ترقی کرنے اور اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ مرکز میں صحت کی تعلیم کا ادارہ قائم کیا جا رہا ہے۔ اور دونوں صوبوں میں صحت بیورو کھولے جائیں گے۔ جو صحت کی اہمیت سے عوام کو روشناس کرائیں گے۔ آپ نے کہا کہ ابتدائی عمر میں سیکھی ہوئی باتیں تمام عمر آدمی کے ساتھ رہتی ہیں اس لئے اس عمر کی تربیت اور تہذیب آدمی کا کردار متعین کرتی ہے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

نے ایک احمدی کے مقصد حیات کو بیان فرماکر اس کے لائحہ حیات کو نہایت واضح الفاظ میں واضح فرمایا ہے۔ ہم کو اپنی شکلیں اس آئینہ میں دیکھنی چاہئیں اور سوچنا چاہیئے کہ کیا ہم میں یہ اوصاف پائے جاتے ہیں۔ اگر پائے جاتے ہیں تو یقیناً ہماری زندگی کے اعمال کا وہی نتیجہ ہوگا جو اس عبارت میں بتایا گیا ہے اور اگر ہم میں یہ اوصاف نہیں پائے جاتے تو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا احمدی ہونا نہ صرف لاحاصل ہے بلکہ بہت بڑا فریب ہے جو ہم اللہ تعالےٰ کو۔ دنیا کو اور اپنے آپ کو دے رہے ہیں۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

ٹرینوں کے تصادم میں چودہ ہلاک

جوہانسبرگ ۳ فروری۔ مشرقی ٹرانسوال میں کل شب ایک مسافر ٹرین اور مال گاڑی کی ٹکر سے چودہ افراد ہلاک اور دو شدید مجروح ہو گئے۔ ہلاک ہونے والے تمام افراد افریقی ہیں۔

بھارت اور پاکستان میں نیا تجارتی معاہدہ اسی مہینے ہو جائے گا

"لائسنسنگ کا نیا طریقہ یکم جولائی سے لاہور میں بھی نافذ کر دیا جائے گا"

راولپنڈی ۳ فروری۔ مسٹر حفیظ الرحمٰن وزیر تجارت نے انکشاف کیا ہے۔ کہ نئے تجارتی معاہدے کے لئے پاکستان اور بھارت کی بات چیت عنقریب شروع ہو جائیگی۔ مسٹر حفیظ الرحمٰن نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے اس امکان کا اظہار بھی کیا کہ یہ معاہدہ اسی مہینے کے اندر اندر ہو جائے گا۔

مسٹر حفیظ الرحمٰن نے کہا پاکستان اور بھارت میں ایک تجارتی معاہدہ تین سال پہلے ہوا تھا جس کی مدت ۳۱ جنوری کو ختم ہو گئی تھی۔ نئے معاہدے کے لئے بات چیت نئی دہلی میں شروع ہوگی۔ پچھلی دفعہ یہ گفت و شنید کراچی میں ہوئی تھی۔

مسٹر حفیظ الرحمٰن نے یہ انکشاف بھی کیا کہ فولاد کے نیچے کی ایک جامع سکیم جلد ہی تیار کرلی جائے گی اس مقصد کے حصول کے لئے ایک جاپانی ماہر کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں۔ وزیر تجارت نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ لائسنس دینے کا نیا طریقہ لاہور ڈھاکہ اور چاٹگانگ میں آئندہ جولائی سے نافذ کر دیا جائے گا۔ یہ طریقہ کراچی میں نافذ کیا جا چکا ہے۔ جہاں اس پر اطمینان بخش طریقے سے کام ہو رہا ہے۔ چنانچہ پچھلی دفعہ جب میں کراچی گیا تھا تو درآمدی تاجروں نے اس طریقے کے بارے میں میرا شکریہ بھی ادا کیا تھا۔

وزیر تجارت نے کہا کہ مشرقی یورپ کے ملکوں سے پاکستان کی تجارت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اور ۱۹۵۹ء میں روس سے بھی پاکستان کی تجارت بڑھ چکی ہے۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں اس خیال کا اظہار کیا کہ مغربی ملکوں کے چھ ملکوں کا اقتصادی اتحاد پاکستان پر زیادہ اثر نہیں ڈالے گا۔ آپ نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ ماہروں پر مشتمل ایک تجارتی وفد جنوبی امریکہ کے ملکوں کا بھی دورہ کریگا۔ تاکہ لاطینی امریکہ کے ملکوں سے تجارتی تعلقات قائم کرنے کے امکانات معلوم ہو سکیں۔ آپ نے ایک اخبار نویس کو بتایا کہ حال ہی میں پاکستان اور بھارت کے درمیان ادائیگیوں کا جو معاہدہ ہوا۔ اس پر اچھی طرح عمل ہو رہا ہے۔ آپ نے کہا مغربی جرمنی فرانس اور برطانیہ کو جو تجارتی وفد بھیجا جانیوالا ہے۔ اس کے لئے عملہ منتخب کیا جا رہا ہے جونہی ارکان کا انتخاب عمل میں آگیا۔ یہ وفد روانہ ہو جائے گا آپ نے کہا مغربی پاکستان واپڈا کے صدر مسٹر غلام فاروق بیٹ سن کے معاملات کے ماہر ہونے کی وجہ سے اس وفد کی قیادت کریں گے۔ یہ وفد خاص طور پر ڈنڈی کے پٹ سن کے کارخانہ داروں کی درخواست پر بھیجا جانیوالا ہے۔ جب مسٹر حفیظ الرحمٰن سے امریکہ سے "خرید وہاں" پالیسی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ اس کا اثر صرف نئے سودوں پر پڑے گا آپ نے بتایا کہ امریکہ کے ترقیاتی قرضہ فنڈ نے پاکستان کو اجازت دیدی ہے کہ اگر پاکستان نے پہلے ہی سے دوسرے ملکوں کو آرڈر دے رکھے ہوں۔ تو وہ ان سے سامان خرید سکتا ہے۔ آپ نے کہا پاکستان کی خواہش یہ ہے۔ کہ ترکیہ سے بھی اس کا تجارتی معاہدہ ہو جائے اس سلسلے میں ترکیہ کے جواب کا انتظار ہے۔

بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کی تربیت

لاہور ۳ فروری: معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان کے قومی تعمیر کے سارے محکموں سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ یونین کونسلوں کے ارکان کی تربیت کے سلسلے میں اپنے عملے کے بعض ارکان کی خدمات مستعار دیں۔ قومی ترقی کے محکمے نے صحت، پرورش حیوانات، زراعت، تعلیم، امداد باہمی، صنعت نیز تعمیرات اور آبپاشی کے محکموں سے التماس کی ہے کہ وہ صفائی کے داروغوں، حیوانات کے معالجوں، سکولوں کے اساتذہ اور امداد باہمی کے سب انسپکٹروں کی خدمات مستعار دیں تاکہ وہ بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کی تربیت کا پروگرام وضع کرنے میں امداد دیں تجویز یہ ہے۔ کہ قومی تعمیر کے محکموں اور متذکرہ عملے کی مشترکہ پارٹیاں یونین کونسلوں کے صدور اور ارکان کو تربیت دینگی۔ اس سلسلے میں دس روزہ پروگرام تجویز کیا گیا ہے۔ اس مدت میں انہیں اجتماعی ترقی اور بنیادی جمہوریتوں کی تربیت دی جائے گی۔ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ قومی تعمیر کے محکموں کے ممتاز افسروں کے لیکچروں کا انتظام کیا جائے۔ تاکہ وہ صدروں اور ارکان کو محکموں کے بارہ میں اہم معلومات مہیا کر سکیں۔

اقوام متحدہ میں مصر اور اسرائیل کی شکایت

قاہرہ ۳ فروری: جھیل طبریہ کے جنوب میں واقع غیر فوجی علاقے میں اتوار کی بڑی لڑائی کے بعد کوئی لڑائی نہیں ہوئی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی طرف سے اسرائیل پر الزام عائد کیا گیا ہے۔ کہ اسرائیلی فوج ایسے عرب کسانوں پر حملہ کر رہی ہے۔ جنہیں غیر فوجی علاقے میں داخل ہونے بلکہ کھیتی باڑی کرنے کا حق حاصل ہے اس کے جواب میں اسرائیل کی طرف سے متحدہ عرب جمہوریہ پر یہ الزام عائد کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے سپاہیوں کو غیر فوجی علاقے میں داخل کر رہا ہے۔ بیت المقدس میں اعلان کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے مبصر اسرائیل اور متحدہ عرب جمہوریہ کی فوجوں کی نقل و حرکت پر کڑی نظر رکھ رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک اس علاقے میں کوئی بڑی فوج نہیں دیکھی گئی۔ معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ نے اتوار کی لڑائی کی اطلاع اقوام متحدہ تک پہنچانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اسرائیل نے اقوام متحدہ میں متعین اپنے نمائندے کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ اقوام متحدہ میں مطالبہ کرے کہ وہ غیر فوجی علاقے سے متحدہ عرب جمہوریہ کی فوج کو نکل جانے کا حکم دے۔

صنعتی و تجارتی اداروں کے کارکنوں کی شرائط ملازمت کو باقاعدہ بنانے کیلئے آرڈیننس کا نفاذ

وزیر محنت و سماجی بہبود لفٹیننٹ جنرل برکی کا بیان

کراچی ۴ فروری حکومت پاکستان نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ ایسے صنعتی اور تجارتی اداروں کے کارکنوں کی شرائط ملازمت کو باقاعدہ بنا دیا ہے جن میں پچاس یا اس سے زیادہ ملازم کام کرتے ہوں۔ صحت اور سماجی بہبود کے وزیر لیفٹیننٹ جنرل برکی نے اس آرڈیننس کے بارے میں اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ صنعتی اور تجارتی اداروں کے مالکوں اور کارکنوں میں اتحاد اور تعاون کی فضا پیدا ہوگی۔

یہ آرڈیننس اور تجارتی اداروں کے ملازموں کی شرائط ملازمت (سٹینڈنگ آرڈرز) کا آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۰ء کہلائے گا اس آرڈیننس کی وجہ سے صنعتی اور تجارتی اداروں کے ملازموں کی شرائط ملازمت (سٹینڈنگ آرڈرز) سے متعلق قانون مجریہ ۱۹۴۶ء منسوخ ہوگیا ہے یا یوں کہنا چاہیئے کہ اس قانون میں اتنا ردو بدل کر دیا گیا ہے کہ اس کی وجہ سے نیا قانون معرض وجود میں آگیا ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ایک آرڈیننس کے ذریعہ تجارتی اداروں کے ملازموں کے کام کرنے کی کم از کم شرائط کا معیار مقرر کیا گیا ہے۔ یہ آرڈیننس اس لحاظ سے صنعتی اداروں پر بھی حاوی ہوگا جن میں پچاس یا اس سے زیادہ کارکن کام کرتے ہوں۔ اس آرڈیننس کے نفاذ سے جو قانون منسوخ ہوا ہے اس کا اطلاق صرف ایسے اداروں تک ہوتا تھا جن میں ایک سو سے زیادہ کارکن کام کرتے ہوں یا جس نے گزشتہ سال کے کسی دن پچاس یا اس سے زیادہ ملازموں سے کام لیا ہو۔ آرڈیننس کا اطلاق سارے ملک پر ہوگا اور اس پر فی الفور عمل شروع ہوگیا ہے۔ اس آرڈیننس کے ذریعہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اگر مناسب سمجھیں تو سرکاری گزٹ میں اعلان کرنے کے بعد اس آرڈیننس کو صنعت اور تجارت سے متعلق کسی اور ادارے پر لاگو کر سکتی ہیں۔ اس آرڈیننس کی دفعات ایسے صنعتی اور تجارتی اداروں میں کام کرنے والے کارکنوں کے کام کے حالات اور اسی قسم کے دوسرے امور میں باقاعدگی پیدا کر دیں گی جن پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

نئے آرڈیننس میں ملازموں اور کارکنوں کے کام کے حالات کا کم از کم معیار مقرر کر دیا گیا ہے۔ منسوخ قانون کارخانوں یا اداروں کے مالکوں کو ہدایت کرتا تھا کہ وہ کم از کم معیار مقرر کر کے حکومت کے مقررہ افسر سے اس کی منظوری حاصل کریں۔ بعض اوقات اس سلسلے میں بہت دیر لگ جاتی تھی۔ خاص طور پر ایسے حالات میں جب مالکوں اور کارکنوں کے زاویہ نگاہ میں اختلاف موجود ہو۔

الجزائر ایک آزاد مملکت بنے گا

پیرس ۴ فروری۔ موصولہ اطلاع کے مطابق کل صدر ڈیگال نے پارلیمنٹ کے بعض ارکان سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کوئی پسند کرے یا نہ کرے الجزائر کو غالباً ایک آزاد مملکت کی حیثیت حاصل ہو جائے گی۔ پارلیمنٹ کے ایک کارکن نے صدر ڈیگال سے تبادلہ خیالات کرنے کے بعد کہا ان حالات میں الجزائر سے ہمارے تعلقات نہایت اچھے ہونے چاہئیں۔ آپ نے کہا فریقین کو ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیئے اور ہمیں الجزائر کی قسمت کا فیصلہ خود کرنا چاہیئے

موسیو دیبرے وزیر اعظم فرانس نے کل پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ پچھلے ہفتے الجزائر پر بعض فرانسیسی نو آباد کاروں نے حکومت کے خلاف بغاوت کر دی تھی جس کی وجہ سے خانہ جنگی کا خطرہ پیدا ہوگیا تھا۔ اب باغیوں کا معاملہ عدالتوں میں ہے۔ باغیوں کے اس اقدام کی غرض و غایت یہ تھی کہ فرانس کو دنیا کے سامنے ذلیل کیا جائے۔

موسیو دیبرے نے کہا بگڑے ہوئے حالات پر قابو پایا جا رہا ہے۔ کل پارلیمنٹ کی گیلریاں کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں۔ وزیر اعظم نے کہا الجزائر کا مسئلہ بے حد اہم ہے اور اسے ملک کے استحکام کے مطابق حل کیا جا سکتا ہے۔

سرگودھا ۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ضلع سرگودھا میں بنیادی جمہوریتوں کے حالیہ انتخابات سے متعلق عذرداریوں کی سماعت عنقریب شروع ہو جائے گی۔ ڈویژنل کمشنر مسٹر غیاث الدین احمد نے ضلع سرگودھا کے لئے ٹریبونل مقرر کر دیئے گئے ہیں جو عذرداریوں کی سماعت کا کام شروع کرنے کے بعد تین ماہ کے اندر اندر فیصلے صادر کر دیں گے۔

تاریخی مساجد کی مرمت اور دیکھ بھال کیلئے خاص ٹیکس

مالیہ اراضی اور غیر منقولہ شہری جائداد کے ٹیکس پر فی روپیہ ایک پیسہ وصول کیا جائیگا۔

لاہور ۴ فروری:۔ تاریخی مساجد کی دیکھ بھال اور مرمت وغیرہ سے متعلق ایک فنڈ قائم کرنے کے لئے مالیہ اراضی اور شہری غیر منقولہ جائداد پر فی روپیہ ایک پیسہ خاص ٹیکس لگایا جائے گا۔

یہ فیصلہ کل گورنر کی مشاورتی کمیٹی کے ایک اجلاس میں کیا گیا جس کی صدارت مسٹر اختر حسین گورنر مغربی پاکستان نے کی۔ یہ خاص ٹیکس ایک قانون کے تحت عائد کیا جائے گا۔ جسے گورنر مغربی پاکستان نافذ کریں گے۔ "اس ٹیکس کے علاوہ تاریخی مساجد کا فنڈ حکومت کی طرف سے دی گئی رقوم اور چندوں پر مشتمل ہوگا"۔

یہ ٹیکس مغربی پاکستان کے وہ تمام مسلمان شہری ادا کریں گے۔ جن پر مالیہ اراضی اور غیر منقولہ جائداد کا ٹیکس عائد ہوتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس سے تقریباً "بیس لاکھ روپے سالانہ جمع ہوں گے یہ فنڈ ملک کی تاریخ میں امتیازی حیثیت کا حامل ہوگا۔ کیونکہ اس کے ذریعے تاریخی مساجد کے تحفظ میں مدد ملے گی۔ یہ اقدام ان اقدامات کی ایک کڑی ہے جو موجودہ حکومت نے دینی اور روحانی مراکز کو ترقی دینے اور انہیں غیر صحت مند عناصر سے پاک کرنے کے سلسلے میں کئے ہیں۔ دربار داتا صاحب کا نیا نظم و نسق اور شاہی مسجد لاہور کی مرمت اس کی ایک مثال ہے۔ شاہی مسجد کے کام کی تکمیل کے لئے ابھی مزید پچیس لاکھ روپے کی رقم درکار ہے۔